احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعہ 12 جنوری 2007ء

روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 12 جنوری 2007ء 21 ذوالحج 1427 ہجری 12 صلح 1386 ھش جلد 57-92 نمبر 9

طوفانی بارش بند ہونے کی دعا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے تباہ کن بارش بند ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے یوں دعا کی۔

اے اللہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور ٹیلوں پر اور نالوں کے نشیبوں میں اور درخت اگنے کی جگہوں پر بارش ہو۔ اس پر بادل کپڑے کی طرح پھٹ گئے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الدعاء اذا تقطعت حدیث نمبر: 961)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اس کو اس قدر کھجلی ہوتی تھی کہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا۔ جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہئے۔ میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھ کر باہر پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب میں نے بیداری میں دیکھا تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 181)

نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع اپنے بھائیوں کے سخت مشکلات میں پھنس گئے تھے منجملہ ان کے یہ کہ وہ ولی عہد کے ماتحت رعایا کی طرح قرار دئے گئے تھے اور انہوں نے بہت کچھ کوشش کی مگر ناکام رہے اور صرف آخری کوشش یہ باقی رہی تھی کہ وہ نواب گورنر جنرل بہادر بالقابہ سے اپنی دادرسی چاہیں اور اس میں بھی کچھ امید نہ تھی کیونکہ ان کے برخلاف قطعی طور پر حکام ماتحت نے فیصلہ کر دیا تھا۔ اس طوفان غم وہم میں جیسا کہ انسان کی فطرت میں داخل ہے انہوں نے صرف مجھ سے دعا کی ہی درخواست نہ کی بلکہ یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے اور اس عذاب سے نجات دے تو وہ تین ہزار نقد روپیہ بعد کامیابی کے بلا توقف لنگر خانہ کی مدد کے لئے ادا کریں گے۔ چنانچہ بہت سی دعاؤں کے بعد مجھے یہ الہام ہوا کہ اے سیف اپنا رخ اس طرف پھیر لے۔ تب میں نے نواب محمد علی خاں صاحب کو اس وحی الٰہی سے اطلاع دی۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے ان پر رحم کیا اور صاحب بہادر وائسرائے کی عدالت سے ان کے مطلب اور مقصود اور مراد کے موافق حکم نافذ ہو گیا۔ تب انہوں نے بلا توقف تین ہزار روپیہ کے نوٹ جو نذر مقرر ہو چکی تھی مجھے دے دیئے اور یہ ایک بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 339)

تحصیل دین کے بعد طبابت کا پیشہ بہت عمدہ ہے (حضرت مسیح موعود)

تحریک جدید کا ایک مطالبہ

وقف عارضی کی طرف توجہ کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 3 نومبر 2006ء میں فرمایا

ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کر کے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے بھی بہت بہتری پیدا ہو گی جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں۔ (الفضل 12 دسمبر 2006ء)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کھانسی اور سانس کی تکلیف بھی ہے۔ علاج کے لئے چند دنوں سے جالندھر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں اعزاز

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں کہ عزیز ابراہیم احمد ابن مکرم وسیم احمد شاہد صاحب لیفٹیننٹ کرنل نے آرمی پبلک سکولز اور کالجز کے مقابلہ مضمون نویسی O-Level.1 میں اول پوزیشن حاصل کی اور انعام حاصل کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز واقف نو کیلئے مبارک فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 417

سورۃ فاتحہ کا خارق عادت

نظام فصاحت و بلاغت

حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔:

پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودت الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حسن کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشت کلمات اور تعقید ترکیبات سے بکلّی سالم اور بری ہے۔ ہریک فقرہ اس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہریک ترکیب اس کی اپنے اپنے موقعہ پر واقعہ ہے اور ہریک قسم کا التزام جس سے حسن کلام بڑھتا ہے اور لطافت عبارت کھلتی ہے سب اس میں پایا جاتا ہے اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیانی کا اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ ذہن میں آ سکتا ہے وہ کامل طور پر اس میں موجود اور مشہود ہے اور جس قدر مطلب کے دل نشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے وہ سب اس میں مہیا اور موجود ہے اور باوجود اس بلاغت معانی اور التزام کمالیت حسن بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے کوئی مبالغہ ایسا نہیں جس میں جھوٹ کی ذرا آمیزش ہو کوئی رنگینی عبارت اس قسم کی نہیں جس میں شاعروں کی طرح جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی نجاست اور بدبو سے مدد لی گئی ہو پس جیسے شاعروں کا کلام جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی بدبو سے بھرا ہوا ہوتا ہے یہ کلام صداقت اور راستی کی لطیف خوشبو سے بھرا ہوا ہے اور پھر اس خوشبو کے ساتھ خوش بیانی اور جودت الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اس کی خوش رنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے۔

یہ خوبیاں تو باعتبار ظاہر کے ہیں اور باعتبار باطن کے اس میں یعنی سورۃ فاتحہ میں یہ خواص ہیں کہ وہ بڑی بڑی امراض روحانی کے علاج پر مشتمل ہے اور تکمیل قوت علمی اور عملی کے لئے بہت سا سامان اس میں موجود ہے اور بڑے بڑے بگاڑوں کی اصلاح کرتی ہے اور بڑے بڑے معارف اور دقائق اور لطائف کو جو حکیموں اور فلسفیوں کی نظر سے چھپے رہے اس میں مذکور ہیں۔ سالک کے دل کو اس کے پڑھنے سے یقینی قوت بڑھتی ہے اور شک اور شبہ اور ضلالت کی بیماری سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بہت سی اعلیٰ درجہ کی صداقتیں اور نہایت باریک حقیقتیں کہ جو تکمیل نفس ناطقہ کے لئے ضروری ہیں اس کے مبارک مضمون میں بھری ہوئی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ کمالات بھی ایسے ہیں کہ گلاب کے پھول کے کمالات کی طرح ان میں بھی عادتاً ممتنع معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی انسان کے کلام میں مجتمع ہو سکیں اور یہ امتناع نہ نظری بلکہ بدیہی ہے۔ کیونکہ جن دقائق و معارف عالیہ کو خدائے تعالیٰ نے عین ضرورت حقہ کے وقت اپنے بلیغ اور فصیح کلام میں بیان فرما کر ظاہری اور باطنی خوبی کا کمال دکھلایا ہے اور بڑی نازک شرطوں کے ساتھ دونوں پہلوؤں ظاہر و باطن کو کمالیت کے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا ہے یعنی اول تو ایسے معارف عالیہ ضروریہ لکھے ہیں کہ جن کے آثار پہلی تعلیموں سے مندرس اور محو ہو گئے تھے اور کسی حکیم یا فیلسوف نے بھی ان معارف عالیہ پر قدم نہیں مارا تھا اور پھر ان معارف کو غیر ضروری اور فضول طور پر نہیں لکھا بلکہ ٹھیک ٹھیک اس وقت اور اس زمانہ میں ان کو بیان فرمایا جس وقت حالت موجودہ زمانہ کی اصلاح کے لئے ان کا بیان کرنا ازبس ضروری تھا اور بغیر ان کے بیان کرنے کے زمانہ کی ہلاکت اور تباہی متصور تھی اور پھر وہ معارف عالیہ ناقص اور ناتمام طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ کماً و کیفاً کامل درجہ پر واقعہ ہیں اور **کسی عاقل کی عقل کوئی ایسی دینی صداقت پیش نہیں کر سکتی جو ان سے باہر رہ گئی ہو اور کسی باطل پرست کا کوئی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ازالہ اس کلام میں موجود نہ ہو۔**

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 ص 397)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اے دوستو جو پڑھتے ہو ام الکتاب کو
اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

طالب علم کا اعزاز

❁ پاکستان سپورٹس بورڈ کے تحت ہونے والے بین الصوبائی بیڈمنٹن چمپئن شپ انڈر 17 جو کہ 18 تا 20 دسمبر 2006ء لاہور میں منعقد ہوئی جس میں نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کے طالب علم عزیزم شابل احمد ولد رفعت احمد صاحب نے پنجاب سپورٹس بورڈ کی طرف سے کھیلتے ہوئے آل پاکستان بین الصوبائی بیڈمنٹن چمپئن شپ میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم شابل احمد نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں سیکنڈ ائیر کا طالب علم ہے اس سے قبل جھنگ کی طرف سے کھیلتے ہوئے انٹر ڈسٹرکٹ پنجاب چمپئن شپ میں مجموعی طور پر تیسری پوزیشن حاصل کی تھی اور بین الصوبائی ٹورنامنٹ کیلئے پنجاب کی ٹیم میں سلیکٹ ہوئے تھے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید اعلیٰ کامیابیوں اور اعزازات سے نوازے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دوسری سالانہ تقریب آمین

❁ مورخہ 18 دسمبر 2006ء کو مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے پہلی دفعہ قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھنے والے ناصر کی تقریب آمین دفتر مقامی انصاراللہ ربوہ میں بعد نماز عصر منعقد کی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام پڑھا گیا بعد ازاں مکرم منتظم صاحب عمومی نے رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ امسال ایک ناصر محترم محمد احسان بٹ صاحب نے قرآن کریم ناظرہ پہلی دفعہ پڑھا۔ مکرم زعیم صاحب انصاراللہ حلقہ ناصر آباد غربی مکرم راجہ محمد ارشد صاحب نے انہیں پڑھانے کیلئے بھرپور سعی کی۔

حلقہ جات میں ناظرہ پڑھنے والے 5۔ انصار بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یہ انصار پہلے پارہ سے پندرھویں پارہ تک ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھنے والے انصار اور اطفال نے بھی شرکت کی جنہیں انصار پڑھا رہے ہیں۔

محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ انصار کو پہلا دوسرا اور تیسواں پارہ پڑھا دیں ان کی یہ آمین ہے۔ آئندہ سال ایسے تمام انصار کو جو ناظرہ قرآن کریم نہیں جانتے اچھی طرح قاعدہ یسرنا القرآن پڑھانے کے بعد پہلا، دوسرا اور تیسواں پارہ پڑھا دیں تو انشاءاللہ وہ سارا قرآن کریم پڑھ لیں گے۔ جو انصار حلقہ جات میں پڑھ رہے ہیں اور جو ان کو پڑھا رہے ہیں سب کے نام مع ایڈریس مجھے بھی بھجوائیں۔ میں ذاتی طور پر بھی ان سے رابطہ رکھوں گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں بھرپور مقبول سعی کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

(نصیر احمد چوہدری زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

شکریہ احباب

❁ مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ اورنگن جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھائی مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب چٹھہ (والد مکرم منصور احمد مبشر صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالحمد لاہور) کی وفات پر احباب نے کثرت سے مل کر یا فون کر کے اظہار تعزیت کیا اور ہماری ڈھارس بندھائی سب کا انفرادی طور پر شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے میں اپنی طرف سے نیز اپنے بھائی مکرم غضنفر احمد صاحب چٹھہ انسپکٹر مال آمد اور مکرم منصور احمد مبشر صاحب کی طرف سے تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالقیوم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت سرائے عالمگیر مورخہ 4 جنوری 2007ء کو مختصر علالت کے بعد اسلام آباد میں بعمر 81 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے روز سرائے عالمگیر میں ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا نصیر طارق صاحب امیر ضلع جہلم نے پڑھائی جس کے بعد آپ کے بیٹے ڈاکٹر عبدالغفار صاحب میت لے کر ربوہ پہنچے۔ آپ کو بفضلہٖ اللہ تعالیٰ 1/7 حصہ کی موصیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ ربوہ میں بعد نماز عصر بیت المبارک میں آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود سابق ناظر اعلیٰ ثانی و ناظر مال آمد کی بیٹی تھیں۔ آپ کے دو بیٹے مکرم عبدالکریم طاہر صاحب اور مکرم عبدالرزاق صاحب امیر جماعت سپین رہے۔ مرحومہ بہت نیک اور پارسا خاتون تھیں ہر ایک کی ہمدرد اور اعلیٰ درجہ کی مہمان نواز تھیں قارئین کرام سے مرحومہ کی بلندی درجات کیلئے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

❁ مکرم طارق محمود بھٹی صاحب صدر جماعت پنڈی بھٹیاں تحریر کرتے ہیں کہ میرے خسر مکرم رانا محمد اختر صاحب زعیم انصاراللہ 168 مراد ضلع بہاولنگر کو مورخہ 5 جنوری 2007ء کو رکشہ الٹنے کی وجہ سے کافی چوٹیں آئی ہیں بائیں بازو کی کہنی میں فریکچر ہوا ہے وہ اس وقت فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے اور جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

❁ شاہ تاج ٹیکسٹائل بھائی پھیرو ضلع لاہور کو بی کام اور بی سی ایس نوجوان درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے نظارت ہذا سے رجوع کریں۔

نظارت صنعت و تجارت فون نمبر: 6213773
E-mail:nstsaa@yahoo.com
(ناظر صنعت و تجارت)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

ہارون الرشید فرخ صاحب

صحیح احادیث کا منبع وماخذ قرآن ہے

مباحثہ لدھیانہ 20 سے 31 جولائی 1891ء تک 12 دن جاری رہا امر زیر بحث یہ رہا کہ حدیث کا مرتبہ بحیثیت حجت شرعیہ ہونے کے قرآن مجید کی طرح ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ بخاری اور مسلم کی احادیث سب کی سب صحیح ہیں اور قرآن مجید کی طرح واجب العمل ہیں یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بار بار یہی جواب دیا کہ میرا مذہب یہ ہے کہ کتاب اللہ مقدم اور امام ہے جس امر میں حدیث نبویہ کے معانی جو کیے جاتے ہیں کتاب اللہ کے مخالف واقع نہ ہوں تو وہ معانی بطور حجت شرعیہ کے قبول کئے جائیں گے۔ لیکن جو معانی نصوص بینہ قرآنیہ سے مخالف واقع ہوں گے تو ہم حتی الوسع اس کی تطبیق اور توفیق کے لئے کوشش کریں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اس حدیث کو ترک کردیں گے۔ اور ہر مومن کا یہی مذہب ہونا چاہئے کہ کتاب اللہ کو بلا شرط اور حدیث کو شرطی طور پر حجت شرعی قرار دیوے۔ فرمایا

ہمارا ضرور یہ مذہب ہونا چاہئے کہ ہم ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول کو قرآن کریم پر عرض کریں کیونکہ قرآن قول فصل۔ فرقان۔ میزان اور امام اور نور ہے۔ اس لئے جمیع اختلافات کے دور کرنے کا آلہ ہے اور حدیث کا پایہ قرآن کریم کے پایہ اور مرتبہ کو نہیں پہنچتا اکثر احادیث غایت درجہ مفید ظن ہیں اور اگر کوئی حدیث تواتر کے درجہ پر بھی ہو تاہم قرآن کریم کے تواتر سے اس کو ہرگز مساوات نہیں۔

پھر حدیثیں دو قسم کی ہیں ایک وہ احادیث جو اعمال و فرائض دین پر مشتمل ہیں جیسے نماز۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ یہ تمام اعمال روایتی طور پر نہیں بلکہ ان کے یقینی ہونے کا موجب سلسلہ تعامل ہے پس ایسی حدیثیں جن کو سلسلہ تعامل سے قوت ملی ہے ایک مرتبہ یقین تک اور دوسری احادیث جو قصص ماضیہ یا واقعات آئندہ پر مشتمل ہیں ان کو مرتبہ ظن سے بڑھ کر تسلیم نہیں کیا جائے گا اور یہ وہ حدیثیں ہیں جنہیں سلسلہ تعامل سے کچھ رشتہ اور تعلق نہیں ان میں سے اگر کوئی حدیث مخالف یا معارض آیت قرآن ہو گی تو وہ قابل رد ہوگی۔

حضرت مسیح موعود نے اعلان فرمایا کہ قرآن مجید اکملیت کا تاج لازوال اپنے سر رکھتا ہے اور تبیاناً کے وسیع اور مرصع تخت پر جلوہ گر ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ

صحیح اور سچا طریق یہی ہے کہ جیسے حدیثیں صرف ظن کے مرتبہ تک ہیں بجز چند حدیثوں کے تو اسی طرح ہمیں ان کی نسبت ظن کی حد تک ہی ایمان رکھنا چاہئے۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 15)

پھر فرمایا:

اشاعت السنہ میں آپ لکھ چکے ہیں کہ احادیث کی نسبت بعض اکابر کا یہ مذہب ہوا ہے کہ ایک ملہم شخص ایک صحیح حدیث کو بالہام الٰہی موضوع ٹھہرا سکتا ہے اور ایک موضوع حدیث کو بالہام الٰہی صحیح ٹھہرا سکتا ہے۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جب کہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیونکر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم مان لیں گے............ الغرض میرا مذہب یہی ہے کہ البتہ بخاری اور مسلم کی حدیثیں ظنی طور پر صحیح ہیں مگر جو حدیث صریح طور پر ان میں سے مبائن ومخالف قرآن کریم کے واقع ہوگی وہ صحت سے باہر ہو جائے گی۔ آخر بخاری اور مسلم پر وحی تو نازل نہیں تھی۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 15)

حدیث کے مقام ومرتبہ کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ جو حضرت مسیح موعود نے کشتی نوح میں بیان فرمایا ہے درج ذیل کرتا ہوں۔ چنانچہ مقام حدیث کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

میں نے سنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں سب سے اول قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے۔ اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود ونصاریٰ میں تھے............ دوسرا ذریعہ ہدایت کا جو............ کو دیا گیا ہے سنت ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپ نے قرآن شریف کے احکام کی تشریح کے لئے کرکے دکھلائیں .... ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے۔ جن لوگوں کو ادب قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقع پر حدیث کو قاضی قرآن کہتے ہیں۔............ مگر ہم حدیث کو خادم قرآن اور خادم سنت قرار دیتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے ایک تائیدی گواہ ہے۔ نعوذ باللہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے۔ اگر قرآن پر کوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے حدیث جو ایک ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہرگز قاضی نہیں ہو سکتی صرف ثبوت مؤید کے رنگ میں ہے قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے۔ حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہو سکتی ہے قرآن اور سنت اس زمانے میں ہدایت کر رہے تھے جب کہ اس مصنوعی قاضی کا نام ونشان نہ تھا۔ یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے .... ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرط عدم تعارض قرآن وسنت تمسک کے لائق ہے اور مؤید قرآن وسنت ہے اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے پس حدیث کا قدر نہ کرنا گویا ایک عضو اسلام کا کاٹ دینا ہے ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کے نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول کے لائق نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کے قبول کرنے سے قرآن کو اور ان تمام احادیث کو جو قرآن کے موافق ہیں رد کرنا پڑتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ کوئی پرہیزگار اس پر جرأت نہیں کرے گا کہ ایسی حدیث پر عقیدہ رکھے کہ وہ قرآن اور سنت کے برخلاف اور ایسی حدیثوں کے مخالف ہے جو قرآن کے مطابق ہیں۔ بہرحال احادیث کا قدر کرو اور ان سے فائدہ اٹھاؤ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اور جب تک قرآن اور سنت ان کی تکذیب نہ کرے تم بھی ان کی تکذیب نہ کرو بلکہ چاہئے کہ احادیث نبویہ پر ایسے کاربند ہو کہ کوئی حرکت نہ کرو اور نہ سکون اور نہ کوئی فعل کرو اور نہ ترک فعل مگر اس کی تائید میں تمہارے پاس کوئی حدیث ہو۔ لیکن اگر کوئی ایسی حدیث ہو جو قرآن شریف کے بیان کردہ قصص سے صریح مخالف ہے تو اس کی تطبیق کے لئے فکر کرو شاید وہ تعارض تمہاری ہی غلطی ہو اور اگر کسی طرح وہ تعارض دور نہ ہو تو ایسی حدیث کو پھینک دو۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں ہے۔ اور اگر کوئی حدیث ضعیف ہے مگر قرآن سے مطابقت رکھتی ہے تو اس حدیث کو قبول کرلو کیونکہ قرآن اس کا مصدق ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26، 61 تا 63)

قرآن کریم سے احادیث کے ماخذ تلاش کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اگر ہمارے علماء کو قرآن شریف کی نسبت حدیثوں کے ساتھ زیادہ پیار ہے تو ان پر فرض ہے کہ احادیث کے ایسے معنے کریں جن سے قرآن شریف کے مضمون کی تکذیب لازم نہ آوے میرے خیال میں جہاں تک میں سوچتا ہوں یقینی طور پر یہ بات متنقش ہے کہ اب تک ہمارے مولویوں نے حدیثوں کو قرآن کے ساتھ تطبیق دینے کے لئے ایک ذرہ توجہ مبذول نہیں فرمائی جس طرف کسی اتفاق سے خیال کا رجوع ہو گیا اسی پر زور دیتے چلے گئے ہیں۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ ہمارے علماء کے لئے یہ امر کچھ سہل یا آسان بات نہیں کہ وہ قرآن شریف اور اپنے خیالات میں جو ظواہر الفاظ حدیثوں سے انہوں نے پیدا کئے ہیں تطبیق وتوفیق کرکے دکھلا سکیں بلکہ جس وقت وہ اس طرف متوجہ ہوں گے تو ان کا نور قلب یا یوں کہو کہ کانشنس خود انہیں ملزم کرے گا کہ وہ ان خیالات کو جو جسمانی طور پر ان کے دلوں میں منقش ہیں ہرگز ہرگز نصوص بینہ قرآنیہ سے مطابق نہیں کرسکتے اور نہ قرآن شریف کی ان آیات میں کوئی راہ تاویل کی کھول سکتے ہیں اور یہ بات خود ظاہر ہے کہ جب کوئی حدیث اپنے کسی مفہوم کی رو سے قرآن شریف کے بینات سے مخالف واقع ہو تو قرآن شریف پر ایمان لانا مقدم ہے۔ کیونکہ حدیث کا مرتبہ قرآن شریف کے مرتبہ سے ہرگز مساوی نہیں اور جو کچھ حدیثوں کے بارہ میں ایسے احتمال پیدا ہو سکتے ہیں جو حدیثوں کے وثوق کے درجہ کو کمزور کریں ان احتمالوں میں سے ایک بھی قرآن شریف کی نسبت عائد نہیں ہو سکتا پس کیوں نہ ہم ہر حال میں قرآن شریف کو ہی مقدم رکھیں جس کی صحت پر تمام قوم کو اتفاق اور جس کے محفوظ چلے آنے کے لئے اعلیٰ درجہ کے دلائل ہمارے پاس ہیں اور ہمارے علماء پر یہ بات لازم وواجب ہے کہ قبل اس کے کہ اس بارہ میں اس عاجز پر کوئی اعتراض کریں پہلے قرآن شریف اور احادیث کے مضامین میں پوری پوری تطبیق وتوفیق کرکے دکھلا دیں۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 149 تا 151)

حضرت اقدس مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی بعض مثالیں ازالہ اوہام میں بیان فرمائی ہیں۔ جنہوں نے بعض احادیث کو قبول نہیں کیا جو قرآن سے معارض تھیں جب تک انہوں نے ان احادیث کی تطبیق نہیں کرلی۔

فرماتے ہیں:

آیت اور حدیث میں باہم تعارض واقع ہونے کی حالت میں اصول مفسرین ومحدثین یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو حدیث کے معنوں میں تاویل کرکے اس کو قرآن کریم کے مطابق کیا جائے جیسا کہ صحیح بخاری کی کتاب الجنائز صفحہ 172 میں صاف لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے حدیث ان المیت یعذب ببعض بکاء اھلہ کو قرآن کریم کی اس آیت سے کہ لا تزر وازرۃ............ معارض و مخالف پاکر حدیث کی یہ تاویل کردی کہ یہ مومنوں کے متعلق نہیں۔ بلکہ کفار کے متعلق ہے جو متعلقین کے جزع فزع پر راضی تھے بلکہ وصیت کر جاتے تھے۔ پھر بخاری کے صفحہ 183 میں یہ حدیث جو لکھی ہے قال ھل وجدتم ما وعد کم ربکم حقا اس حدیث کو حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کے سیدھے اور حقیقی معنی کے رو سے قبول نہیں کیا اس عذر سے کہ یہ قرآن کریم کے معارض ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے انک لا تسمع الموتی اور ابن عمر کی حدیث کو صرف اسی وجہ سے رد کر دیا ہے کہ ایسے معنے معارض قرآن ہیں۔ دیکھو بخاری صفحہ 183 ایسا ہی

محققوں نے بخاری کی اس حدیث کو جو صفحہ 652 میں لکھی ہے یعنی یہ کہ مامن مولود یولد .... قرآن کریم کی ان آیات سے مخالف پاکر کہ الاعبادك .... ۔اس حدیث کی یہ تاویل کر دی کہ ابن مریم اور مریم سے تمام ایسے اشخاص مراد ہیں جو ان دونوں کی صفت پر ہوں جیسا کہ شارح بخاری نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔

.... علامہ زمخشری نے بخاری کی اس حدیث میں طعن کیا ہے اور اس کی صحت میں اس کو شک ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث معارض قرآن ہے اور فقط اس صورت میں صحیح متصور ہوسکتی ہے کہ اس کے یہ معنے کئے جاویں کہ مریم اور ابن مریم سے مراد تمام ایسے لوگ ہیں جو ان کی صفت پر ہوں ماسوا اس کے حسب آیت کریمہ فبای حدیث ۔اور بحسب آیت کریمہ فبای حدیث ...... ہر ایک حدیث جو صریح آیت کے معارض پڑے رد کرنے کے لائق ہے اور آخری نصیحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی کہ تم نے تمسک بکتاب اللّٰہ کرنا جیسا کہ بخاری کے صفحہ 751 میں یہ حدیث درج ہے کہ اوصی بکتاب اللّٰہ اسی وصیت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے۔ پھر اسی بخاری کے صفحہ 1080 میں یہ حدیث ہے .... یعنی اسی قرآن سے تمہارے رسول نے ہدایت پائی ہے سو تم بھی اسی کو اپنا راہنما پکڑو۔تا تم ہدایت پاؤ۔ پھر بخاری کے صفحہ 250 میں یہ حدیث ہے .... یعنی کتاب اللہ کے سوا ہمارے پاس اور کوئی چیز نہیں جس سے باستقلال تمسک پکڑیں۔ پھر بخاری کے صفحہ 183 میں یہ حدیث ہے حسبکم القرآن یعنی تمہیں قرآن کافی ہے۔ بخاری میں یہ بھی حدیث ہے حسبنا کتاب اللّٰہ .... دیکھو صفحہ 790، 377، 348 اور یہی اصول محکم ائمہ کبار کا ہے چنانچہ تلویح میں لکھا ہے انما یرد خبر الواحد من معارضہ الکتاب ۔پس جس صورت میں خبر واحد جس میں احادیث بخاری و مسلم بھی داخل ہیں۔بحالت معارضہ کتاب اللہ رد کرنے کے لائق ہے تو پھر کیا یہ ایمان داری ہے کہ اگر کسی آیت کا کسی حدیث سے تعارض معلوم ہو تو آیت کے زیر و زبر کرنے کی فکر میں ہو جائیں اور حدیث کی تاویل کی طرف رخ بھی نہ کریں۔ابھی میں بیان کر چکا ہوں کہ صحابہ کرام اور سلف صالح کی یہی عادت تھی کہ جب کہیں آیت اور حدیث میں تعارض و تخالف پاتے تو حدیث کی تاویل کی طرف مشغول ہوتے۔مگر اب یہ ایسا زمانہ آیا ہے کہ قرآن کریم سے حدیثیں زیادہ پیاری ہوگئی ہیں اور حدیثوں کے الفاظ قرآن کریم کے الفاظ کی نسبت زیادہ محفوظ سمجھے گئے ہیں ادنیٰ ادنیٰ بات میں جب کسی حدیث کا قرآن سے تعارض دیکھتے ہیں تو حدیث کی طرف ذرہ شک نہیں گزرتا۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 609 تا 611)

بہت سی حدیثیں مسلم اور بخاری کی ہیں جو امام اعظم صاحب نے جو رئیس الائمہ ہیں قبول نہیں کیں۔ بعض حدیثوں کو شافعی نے نہیں لیا۔بعض حدیثوں کو جو نہایت صحیح سمجھی جاتی ہیں امام مالک نے چھوڑ دیا۔بعض محدثین نے لکھا ہے کہ مسیح موعود جب دنیا میں آئے گا تو اکثر استدلال اس کا قرآن شریف سے ہوگا اور بعض ایسی حدیثوں کو چھوڑ دے گا جن پر علمائے وقت کا پختہ یقین ہوگا۔

(ازالہ اوہام۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 393)

ائمہ حدیث کی سعی بلیغ

احادیث کا ماخذ قرآن کریم سے تلاش کرنے کا کام اپنی ذات میں ایک انفرادیت رکھتا ہے۔ یہ کام بعض بزرگ ائمہ حدیث نے بھی انجام دیا ہے۔لیکن اس کی شکل کچھ اور ہے۔مثلاً امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ اپنی صحیح میں بعض بعض ابواب کے شروع میں باب کے عنوان سے ملتی جلتی آیات لاتے ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ وہ آیت اس حدیث کے مطابق بھی ہو جو باب کے عنوان کے تحت آئی ہے البتہ باب کا عنوان اس آیت سے ضرور نکل آتا ہے کیونکہ ایک باب کے تحت ایک سے زائد احادیث بھی آجاتی ہیں جو مختلف مضامین کی بھی ہوسکتی ہیں۔

اسی طرح امام ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقیؒ المعروف امام بیہقی اپنی کتب شعب الایمان اور السنن الصغیر میں اکثر ابواب سے ملتی جلتی آیات لائے ہیں۔اور امام محی الدین ابی زکریا یحی بن شرف النووی اپنی کتاب ریاض الصالحین میں تمام ابواب کے شروع میں احادیث اور ابواب کے شروع میں آیات لاتے ہیں۔

پھر امام محمد باقر مجلسی اپنی کتاب بحارالانوار میں ابواب کی بجائے کتب کے شروع میں آیات لاتے ہیں اور اس عنوان کتاب سے ملتی جلتی تقریباً تمام آیات لے آتے ہیں۔مثلاً کتاب الایمان کے شروع میں ایمان کے متعلق جتنی آیات قرآن کریم میں مندرج ہیں وہ ان میں سے اکثر کو لے آئیں گے۔ اسی طرح امام بیہقی بھی السنن الکبریٰ میں کتب کے عناوین کے ماتحت ہر کتاب کے شروع میں آیات لاتے ہیں لیکن بہت زیادہ نہیں۔صرف ایک یا دو۔

یہ ابواب اور کتب کے مطابق آیات تلاش کرنے کا کام، جو مختلف ائمہ حدیث نے باحسن و بخوبی انجام دیا۔نہایت قابل احترام و قابل تحسین ہے۔

جلد۔ایمرجنسی ہومیو ادویہ

جسم پر بڑے بڑے ٹکڑوں کی صورت میں حصے شدید سرخ ہو گئے ہوں جن میں خارش ہو تو Belladonna دیں۔

جلن دار خارش ہو تو Arsenic دیں۔

خارش کا آرام نہ آئے تو عمومی دوا کے طور پر Rhustox اور پھر Sulphur استعمال کریں۔

ماخوذ

یہ کائنات توازن کا شاہکار ہے

ہماری زمین کا حجم، خشکی، تری اتنی ہے جتنی ہونی چاہئے

ہماری زمین کا حجم جتنا بھی ہے، بڑی سوچ سمجھ کے تحت اسے متعین کیا گیا ہے۔نظام شمسی میں یہ کافی چھوٹا سیارہ ہے۔ اتنا چھوٹا کہ مشتری ہم سے 318 گنا بڑا ہے لیکن زندگی مشتری پر نہیں ہونی تھی، زمین پر ہی ہونی تھی۔ زندگی کے لئے زمین کی فضا میں ہوا بہت ضروری تھی۔اگر زمین ذرا سی بڑی ہوتی تو اس کی فضا میں ہوا تو ضرور ہوتی لیکن اس کی زیادہ کشش ثقل کی وجہ سے بڑی کثیف اور زہریلی گیسوں پر مشتمل ہوتی۔ زہریلی گیسیں ہلکی ہونے کی وجہ سے کرہ ہوائی سے اڑ سکتی ہیں تو صرف اس صورت میں کہ سیارے کا حجم اتنا ہی ہو جتنا کہ زمین کا ہے اور اگر زمین اس سے ذرا بھی چھوٹی ہوتی تو جو ہوائیں زندگی کے لئے ضروری ہیں، وہ بھی اڑ جاتیں کیونکہ زمین کی کشش ثقل انہیں روکنے کے لئے کافی نہیں ہوسکتی تھی۔

زمین کا مرکز (CORE) تابکار ایندھن پر مشتمل ہے۔اگر اس کی تابکاری والی حرارت کم ہوتی تو لوہا پگھل کر زمین کے اندر کی گہرائی میں جا کر وہاں مائع مرکز کبھی نہ بنا سکتا جس کی وجہ سے وہ مقناطیسی میدان بھی نہ بن سکتا جو زندگی کا محافظ ہے۔اگر تابکاری زیادہ ہوتی تو اتنی آتش فشانی گیسیں اور راکھ نکلتی کہ سورج سے آنے والی روشنی کا راستہ رک جاتا۔زلزلے بہت زیادہ مقدار میں آتے جن سے زمین کی سطح بھی مستحکم نہ رہ سکتی۔ مقناطیسی میدان ہمارے کرہ ارض کو باہر سے آنے والی خطرناک شعاعوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ باہر سے بعض اوقات اتنے بڑے پلازما بادل آتے ہیں جن کے اندر اربوں ایٹم بموں کی قوت ہوتی ہے۔ یہ مقناطیسی میدان انہیں بھی روک لیتا ہے۔اسی طرح زمین کی فضا میں گیسوں کا ایک خاص تناسب ہے۔ مثلاً اس میں آکسیجن 21 فیصد ہے۔اگر یہ معمولی سی بڑھ کر 22 فیصد ہو جائے تو جنگلوں میں لگنے والی قدرتی آگ کے واقعات میں 70 فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ جنگلوں میں آگ لگنے کے واقعات بھی ایک خاص ترکیب اور شرح سے ہوتے ہیں جو خود جنگلوں کی مزید افزائش کے لئے مفید ہیں۔ آکسیجن 25 فیصد ہو جاتی تو جنگلات میں بے تحاشا آگ لگتی اور وہ جانوروں سمیت اب تک جل کر ختم ہو چکے ہوتے۔سارے ہی جاندار آکسیجن استعمال نہیں کرتے۔ جانور آکسیجن استعمال کرکے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا کرتے ہیں اور نباتات اور پودے کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرکے آکسیجن پیدا کرتے ہیں۔اگر پودے بھی دوسرے جانداروں کی طرح آکسیجن ہی استعمال کرتے تو اب تک آکسیجن کا صفایا ہو چکا ہوتا اور اگر جانور بھی کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرتے تو ہر طرف آکسیجن ہی آکسیجن ہوتی اور زمین پر آگ ہی آگ لگی رہتی۔

زمین کی سطح پر دو تہائی رقبے میں پانی پھیلا ہوا ہے اور ایک تہائی میں خشکی ہے۔کبھی کبھی ہم سوچتے ہیں کہ سمندر کا رقبہ اتنا زیادہ کیوں ہے۔زیادہ رقبہ خشکی کا ہوتا تو اچھا تھا۔سمندر دو تہائی کے بجائے ایک تہائی ہوتے تو کیا فرق پڑتا۔

لیکن سائنس دانوں کو اٹھارھویں صدی میں ہی پتہ چل گیا تھا کہ انسانی زندگی کی بقاء کے لئے سمندر اتنا ہی ہونا چاہئے تھا جتنا کہ آج ہے۔سمندر اس سے کم رقبے پر ہوتے یا اس سے کم گہرے ہوتے جتنے کہ اب ہیں تو بادل بننے کی شرح بھی اسی حساب سے کم ہوتی۔ پھر بارشیں بھی اتنی ہی کم ہوتیں اور دریاؤں میں اتنا پانی نہ ہوتا بلکہ خود دریاؤں کی تعداد بھی اتنی نہ ہوتی چنانچہ وہ ساری ضروریات جو دریاؤں کے موجودہ سلسلے سے پوری ہوتی ہیں کم مقدار میں پوری ہوتیں۔ساری خشکی کو آبی بخارات کی ضرورت ہے اور موجودہ سمندر اور دریا یہ ضرورت پوری کرتے ہیں۔ دریاؤں کے کم ہونے کی وجہ سے بخارات کا یہ جال بھی ادھورا رہ جاتا۔

پانی کا رقبہ خشکی سے کم ہوتا تو دن اور رات کے درمیان درجہ حرارت کا فرق بھی بڑھ جاتا، خشکی کے بیشتر علاقے صحرا بن جاتے۔انسانی جسموں کے اندر مطلوبہ درجہ حرارت کے لئے بھی ہوا میں نمی کا کردار ہوتا ہے۔جسم کا درجہ حرارت بھی پانی کا رقبہ کم ہونے سے متاثر ہوتا۔

(روزنامہ ایکسپریس 29/اگست 2006ء)

کفایت شعار وزیر اعظم

چوہدری محمد علی اگست 1955ء سے ستمبر 1956ء تک پاکستان کے وزیر اعظم رہے۔اپنی وزارت عظمیٰ کے دوران انہوں نے سرکاری سٹیشنری یا سرکاری ملازم کو کبھی نجی کام میں استعمال نہیں کیا۔کسی کو خط لکھتے وقت بھی وہ اپنا ذاتی لیٹر پیڈ اور قلم استعمال کرتے تھے۔حتیٰ کہ جب انہوں نے اپنی صاحبزادی کی شادی کی، تو تمام مہمانوں کو لکھ کر مطلع کیا کہ اس تقریب میں کسی سے کوئی تحفہ کسی بھی شکل میں قبول نہیں کیا جائے گا۔انہوں نے سرکاری گاڑی بھی اپنی ذات کے لئے استعمال نہ کی۔

مکرم شیخ سجاد احمد خالد صاحب

زمین کا کنارہ ملک فجی اور جماعت کا تعارف

فجی 300 جزیروں پر مشتمل جنوبی بحرالکاہل میں واقع ملک ہے اور میلی نیشیا کا حصہ ہے۔ ان میں 106 جزیرے آباد ہیں اور باقی ویران ہیں البتہ ٹورسٹ کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں۔ ایک جزیرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ایسا ہے جو ہر وقت سمندر میں تیرتا رہتا ہے اور Floating Island کے نام سے جانا جاتا ہے۔

فجی کا سرکاری نام جمہوریہ فجی (Republic of Fiji) ہے اور بحرالکاہل میں واقع ہے فجی کے شمال مغرب میں چھوٹا سا ملک سولومن جزائر (Solomon Island) مشرق میں ٹونگا Tonga اور 200 کلومیٹر کی دوری پر نیوزی لینڈ ہے۔ فجی سے آسٹریلیا قریباً 3500 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے جزیرے کا نام وتی لیوو (Viti Levu) ہے۔ وتی کے معنے فجی زبان میں مرد (انسان) کے ہوتے ہیں اور Levu کے معنے زیادہ۔ وتی لیوو کا رقبہ 10386 مربع کلومیٹر ہے۔

یہ جزیرہ بہت ہی خوبصورت سڑکوں پکی اور کشادہ خوبصورت عمارات پر مشتمل ہے۔ اس جزیرہ میں بڑے بڑے شہر صوبا (Suva) فجیئن زبان میں V کا تلفظ B کی طرح بولا جاتا ہے اس لئے صوبا کہلاتا ہے یہ ملک کا دارالحکومت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا ہیڈکوارٹر اسی جگہ واقع ہے اور بحرالکاہل کی سب سے بڑی بیت الذکر یہاں پر واقع ہے۔ یہ بیت پہلی منزل پر واقع ہے گراؤنڈ فلور پر سات دکانیں۔ لائبریری، کار پارکنگ اور دو بڑے ہال ہیں۔

فجی کا رقبہ 18.330 مربع کلومیٹر ہے اور اس کی آبادی 15 سے 18 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

فجی کے وہ بڑے بڑے شہر جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ مضبوطی سے قائم ہے کے نام یہ ہیں۔ صوبا (Suva) لٹوکا (Lautoka) ناندی (Nadi) با (BA) سنگا ٹوکا (Singatoka) یہ تمام شہر وتی لیوو جزیرے میں آباد ہیں دوسرے نمبر پر بڑا جزیرہ ون والیوو (Vanuva Levu) کہلاتا ہے اس جزیرہ میں جماعت کی درج ذیل شاخیں ہیں۔

لمباسہ (Labasa) یہ اچھا خاصا شہر ہے اور اس جزیرہ کا ہیڈکوارٹر اسی جگہ پر ہے۔ سیگا نگا (Segaga) سریکیتی (Sreketi) ناصر وانگا (Nasarawaga) ان تمام مقامات پر جماعت ہائے احمدیہ قائم ہے فجی کا سرکاری مذہب عیسائی (میتھوڈسٹ۔ رومن کیتھولک پروٹسٹنٹ، اسمبلی آف گاڈ۔ سیونتھ ڈے) ہے۔

فجی میں 49 فیصد لوکل حبشی النسل باشندے جو کہ فجیئن کہلاتے ہیں۔ انڈین (ہندو مسلمان) 40% اور باقی سکھ اور یورپین ہیں۔ 10۔ اکتوبر 1970ء کو فجی کو آزادی حاصل ہوئی اور 13۔ اکتوبر 1970ء کو اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ فجی کا موسم گرم مرطوب ہے لیکن تیز ہواؤں کے چلنے کی وجہ سے حبس کم ہے اور عموماً دوسرے تیسرے روز بارش ہوجاتی ہے سالانہ اوسط 100 انچ تک ہے۔ لیکن فجی کا نقشہ اتنا خوبصورت ہے کہ پانی اندر ہی اندر سمندر میں چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے شدید بارش ہونے کے باوجود کبھی اوپر پانی کھڑا نظر نہیں آتا۔ بلکہ شہر صاف ستھرا دھل جاتا ہے جس طرح قدرت نے خاص یہ کام کیا ہو۔ فجی ایئرلائن (Air Pacific) ائیر پیسفک کہلاتی ہے اور صرف دو بندرگاہیں ہیں۔ فجی دولت مشترکہ کے اندر ایک آزاد خود مختار جمہوریہ ہے جہاں صدارتی پارلیمانی طرز حکومت ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے جس کے پاس تمام انتظامی اختیارات ہیں۔

1960ء میں جماعت احمدیہ لاہور سے تعلق رکھنے والے ایک متمول دوست محمد رمضان اپنی بیٹی بدرالنسا سے جس کی شادی کراچی میں ہوئی تھی ملنے کیلئے پاکستان تشریف لائے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر لی اور حضور سے درخواست کی کہ کوئی احمدی مربی فجی کیلئے روانہ کیا جائے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا وہ پہلے ہی ایک مربی (مولانا شیخ عبدالواحد) کو فجی جانے کیلئے حکم دے چکے ہیں اس طرح 10 دسمبر 1960ء کو پہلے مربی فجی پہنچ چکے تھے۔ جن کی دن رات محنت اور کوشش سے کثیر تعداد پیغامیوں کی جماعت مبائعین میں شامل ہوگئی۔

مکرم مولانا شیخ عبدالواحد صاحب جن کا خدمت کرنے کا عرصہ 12۔ اکتوبر 1960ء تا 10 جولائی 1968ء ہے کے بعد آج تک درج ذیل مربیان کرام خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

2۔ مکرم مولانا نور الحق صاحب انور یکم مارچ 1967ء تا 3 مارچ 1968ء

3۔ مکرم ڈاکٹر سید ظہور شاہ صاحب 27 جنوری 1968ء تا 29۔ اکتوبر 1970ء

4۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی 13 جولائی 1970ء تا 15۔ اکتوبر 1972ء

5۔ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری 13 جولائی 1970ء تا 29۔ اکتوبر 1973ء

6۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ 22 جون 1972ء تا 29۔ اپریل 1976ء

7۔ مکرم مولانا عبدالرشید صاحب رازی 24 نومبر 1973ء تا یکم جون 1977ء

8۔ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد 9 مئی 1977ء تا 25۔ اکتوبر 1979ء

9۔ سجاد احمد خالد 9 مئی 1977ء تا یکم مئی 1984ء

10۔ مکرم مولانا حافظ عبدالحفیظ صاحب فروری 1980ء تا 15۔ اگست 1981ء (مکرم مولانا صاحب نے ایک حادثہ میں فجی میں جام شہادت نوش فرمایا)

11۔ مکرم مولانا ماسٹر محمد حسین صاحب لوکل مربی 15۔ اکتوبر 1983ء تا حال مکرم ماسٹر صاحب سلسلہ کے انتہائی مخلص اور قربانی کرنے والے موصی دوست ہیں اور ہر مربی سلسلہ کو ان کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ فجیئن قرآن کے ترجمہ میں انہوں نے بھرپور مدد فرمائی۔

12۔ مکرم مولانا ماسٹر عبدالعزیز صاحب وینس 5۔ اکتوبر 1984ء تا 1989ء

13۔ مکرم مولانا حافظ احمد سعید جبرائیل 16 نومبر 1986ء تا جولائی 1992ء۔

14۔ مکرم مولانا عبدالستار رؤف صاحب جنوری 1989ء تقریباً 9 سال۔

15۔ مکرم مولانا بشیر احمد قمر صاحب 13 ستمبر 1990ء تا 14 جون 1993ء۔

16۔ مکرم مولانا محمد اشرف صاحب اسحٰق 5 ستمبر 1992ء تا 5 دسمبر 1993ء

17۔ مکرم مولانا عبدالغفار صاحب جولائی 1992ء تا 29۔ اکتوبر 1997ء

18۔ مکرم مولانا مظفر احمد صاحب سدھن 1990ء تا جون 1992ء۔

19۔ مکرم مولانا عمر فاروق صاحب طووالوکیری باس الگ ملک فجی کے ماتحت ہے۔

20۔ مکرم مولانا مبارک احمد قمر صاحب 27 نومبر 1994ء تا 11 جون 1998ء

21۔ مکرم مولانا محمد افضل ظفر صاحب 27 نومبر 1994ء تا 27 جولائی 1999ء۔

22۔ مکرم مولانا نعیم احمد محمود صاحب چیمہ 16 فروری 1997ء تا حال (موجودہ امیر و مشنری انچارج)

23۔ مکرم مولانا طارق احمد صاحب رشید 10 فروری 1997ء تا حال۔

24۔ مکرم مولانا فضل اللہ طارق صاحب 27 مئی 2002ء تا حال

25۔ مکرم مولانا نعیم احمد صاحب اقبال 27 مئی 2002ء تا حال

فجی کو یہ سعادت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس زمین پر قدم رنجہ فرما چکے ہیں اور اس طرح اہل فجی خلافت کی برکات سے متمتع ہو چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا الہام ”میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ پوری آن بان شان کے ساتھ فجی میں پورا ہو چکا ہے کیونکہ فجی کا جزیرہ Tavuni ایسا جزیرہ ہے جہاں International Date Line گزرتی ہے اور اس جگہ گورنمنٹ کی طرف سے باقاعدہ بورڈ نصب ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین اس جگہ پر احمدیت کا پیغام بڑے زور و شور سے پہنچا دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل فجی کو جلد از جلد زمانہ کے مامور کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

موٹے بچے اور صحت کے مسائل

اگر بچوں کی خوراک اور جسمانی ورزش (Body Activity) پر پوری طرح توجہ نہ دی جائے تو بعض بچوں کے وزن میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچوں کے وزن کے بڑھنے یعنی عمر کے حساب سے، کئی وجہ سے کئی طرح کے صحت کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ بڑھتے ہوئے وزن کے بچے عموماً دوسرے بچوں کے مقابلے میں سست ہوتے ہیں۔

2۔ زیادہ کھانا اور موٹاپا بچوں کو کند ذہن بھی بناتا ہے۔

3۔ جب بہت زیادہ وزن کے بچے دوسروں کی طرح بھاگ دوڑ والے کھیل میں زیادہ حصہ نہیں لے پاتے تو وہ ذہنی دباؤ اور ٹینشن (Tension) کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح پڑھائی کے حوالے سے بھی ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

4۔ موٹاپے کی وجہ سے بچوں کے خون میں کولیسٹرول (Cholesterol) لیول بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے بڑھنے سے کئی بیماریوں کے جنم لینے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچوں میں دل کی بیماریاں بھی پیدا ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

احباب جماعت اور واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کے قد اور عمر کے حساب سے وزن پر نظر رکھیں اور جماعتی سطح پر ہونے والے بے بی شو میں ضرور حصہ لیا کریں۔ اس سے آپ کو اپنے بچے کے وزن اور قد (عمر کے مطابق) دوسرے بچوں کے مقابلے میں پتہ چل جاتا ہے۔ اور اسی طرح بچے کی صحیح نشوونما کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اپنے بچوں کا سال میں کم از کم ایک دفعہ ضرور مکمل میڈیکل چیک اپ کروانا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں کسی قسم کی سستی نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ والدین کو اپنے بچوں کی صحیح معنوں میں پرورش اور تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

مکرمہ طاہرہ اطہر صاحبہ

کاش حضور دوبارہ آسٹریلیا آئیں

جلسہ سالانہ آسٹریلیا 2005ء کے موقع پر ہی محترم امیر صاحب آسٹریلیا نے حضور انور کے متوقع دورہ کے بارے میں جماعت کو توجہ دلائی تو تمام احباب جماعت میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ بڑے تو بڑے بچے بھی خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ ساری جماعت اس بابرکت اور خوشی کے موقع کا لمبے عرصے سے انتظار کر رہی تھی۔

اس سے پہلے 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آخری بار تشریف لائے تھے۔ سرزمین آسٹریلیا اپنے پیارے امام کی آمد کی دل کی گہرائیوں سے منتظر تھی۔ محترم امیر صاحب کی زیرنگرانی سال بھر حضور انور کی آمد کی تیاری کے سلسلہ میں مختلف کام ہوتے رہے۔

ان تمام کاموں کے ساتھ واقفین نو بچوں اور بچیوں کی کلاسز کی تیاری بھی حضور انور کی آمد سے چار ماہ قبل شروع ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ناصرات اور اطفال کی کلاسز کی تیاری بھی شروع تھی۔ کیا بچے اور کیا والدین سب میں ایک خاص جوش اور ولولہ نظر آتا تھا۔ ہر دل بے چینی سے حضور انور کی آمد کے دن کا منتظر تھا۔ سب والدین خواہش مند تھے کہ ان کے بچوں کو حضور انور کے سامنے کچھ نہ کچھ پیش کرنے کا موقع میسر آئے۔ غرضیکہ چہار سو ایسی کیفیت تھی جس کا الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

آخر کار 11/اپریل 2006ء کا مبارک دن آ پہنچا۔ عید کا سا سماں تھا۔ بیت الھدیٰ بجی ہوئی دلہن کی طرح لگ رہی تھی۔ سب بچے اور بڑے بن ٹھن کر اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنے کے لئے تیار تھے۔

جب پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قافلہ کے ہمراہ بیت الھدیٰ سڈنی پہنچے تو فضا ترانے کی مسحور کن آواز سے گونج اٹھی۔ ہر چہرہ خوشی اور مسرت کے جذبات سے تمتما رہا تھا۔ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے پہنچنے والے عشاق خلافت پروانوں کی طرح کثیر تعداد میں استقبال کر رہے تھے۔ ایسے خوبصورت اور مسحور کن لمحات تھے کہ ہر دل متمنی تھا کہ وقت تھم جائے اور ہم اپنے پیارے آقا کو دیکھتے ہی چلے جائیں۔ مائیں اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کہہ رہی تھیں کہ وہ دیکھو حضور! جاؤ جا کر حضور کو السلام علیکم کہو۔

حضور انور کی رہائش گاہ بیت الھدیٰ سڈنی کے احاطہ کے اندر واقع مشن ہاؤس میں تھی۔ مختلف امور کی انجام دہی یا نمازوں کی امامت کے لئے حضور انور تشریف لاتے تو بچے حضور انور کو دیکھنے کے لئے سکیورٹی کے عملے کے دونوں اطراف کھڑے ہو جاتے اور ساتھ چلنا شروع کر دیتے۔ ہر دل اور نظر کی پیاس تھی کہ بجھنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ تڑپ تھی کہ ویسے ہی قائم تھی۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں حضرت خلیفۃ المسیح کی شمولیت سے ایک تاریخ ساز جلسہ بن گیا۔ جلسہ کے تین دن تو پلک جھپکتے ہی گزر گئے۔

جلسہ سالانہ کے اگلے ہی دن سب واقفین نو بچے صبح سے ہی بیت الذکر میں جمع ہو گئے اور آخر وہ مبارک لمحہ آن پہنچا کہ جس کے بچے اور والدین بے تابی سے منتظر تھے۔ بچوں کی دلی مراد بر آئی اور بچے خوش تھے کیونکہ اپنے پیارے امام کے ہمراہ وقف نو کلاس میں شامل تھے۔ ہر چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ حضور انور کے ہمراہ وقف نو بچوں کی کلاس بہت اچھی رہی تاہم حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ میرے ساتھ کلاس میں آٹھ سال سے کم عمر بچے شامل نہ ہوں۔ کیونکہ وقف نو کی کلاسوں میں 6 سال کی عمر سے بچے شامل تھے جن کو حضور انور نے ازراہ شفقت اس دفعہ شامل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ اس کے معاً بعد اطفال کی کلاس حضور انور کے ہمراہ ہوئی۔

اگلے روز وقف نو بچیاں صبح سے ہی بیت الھدیٰ پہنچ گئیں۔ سبھی بچیاں اپنے پیارے آقا کے ہمراہ کلاس میں بے حد خوش تھیں۔ تلاوت قرآن کریم اور ترجمے کے بعد بچیوں نے بڑے ہی پیارے انداز میں اھلاً و سھلاً و مرحبا کا ترانہ پڑھتے ہوئے اپنے پیارے آقا کے استقبال کا اعادہ کیا۔ اس کے معاً بعد ناصرات کی کلاس حضور انور کے ساتھ ہوئی۔ اس سے تمام ناصرات بے حد خوش تھیں۔

ان کلاسز میں آسٹریلیا کی تمام جماعتوں سے بچے اور بچیاں شامل ہوئے۔ تلاوت، نظمیں، ترانے اور تقریریں پڑھی گئیں۔ علاوہ ازیں احادیث اور قصیدے بھی بڑی خوش الحانی سے پیش کئے گئے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ وقف نو بچے اردو ضرور سیکھیں۔

وقف نو کی کلاسز شعبہ وقف نو کے زیر انتظام اور ناصرات و اطفال کی کلاسز خدام، لجنہ کے زیر انتظام ہوئیں۔

جیسا کہ تمام بچوں اور بڑوں کے چہرے اپنے آقا کی موجودگی میں خوشی سے چمکتے تھے اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ مبارک سے اپنے احباب جماعت کی محبت چھلک چھلک پڑتی تھی۔

آپ اپنے دو ہفتہ کے دورہ کے دوران کینبرا، برسبین اور ایڈیلیڈ کی جماعتوں کے مختصر دورے کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ یہ جماعتیں سڈنی سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہیں۔ حضور انور جہاں بھی تشریف لے جاتے اور واپس تشریف لاتے تو ناصرات اور لجنہ الوداعی اور استقبالیہ نظمیں پڑھتیں۔ خاص طور پر نظم جی آیاں نوں اور ترانہ اھلاً و سھلاً و مرحبا سے حضور اور احباب جماعت کافی محظوظ ہوئے۔

غرض یہ کہ حضور انور کا دورہ آسٹریلیا اپنے اندر بے پناہ برکتیں اور رونقیں سمیٹے ہوئے تھا۔ آپ کے واپس جانے کے بعد کافی بے رونقی اور اداسی چھا گئی۔ گزرے ہوئے لمحات ایک خواب کی طرح لگتے تھے لیکن خواب بے حد حسین تھا۔ ان پندرہ دنوں کی یادیں رہ رہ کر دل کو بے چین کر دیتی ہیں۔ وہ خاص پیار و محبت و وفا و برکت کی فضائیں، آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہیں۔ آسٹریلیا جماعت کے تمام مرد و زن بچے بچیاں آپ کی دوبارہ آمد کے شدت سے منتظر ہیں۔ اللہ وہ دن خیر و عافیت کے ساتھ دوبارہ لائے جب ہم اپنے حضور کو دوبارہ دیکھیں اور آپ کی خدمت کا حق دوبارہ ادا کرنے کی توفیق پائیں۔ خدا کرے کہ جلد ایسا ہو! آمین

زہریلے کیمیائی مرکبات کی حامل صنعتیں

دوسری بہت سی صنعتوں کے علاوہ زہریلے کیمیائی مرکبات اور فضلے، بیٹری سازی، ملمع سازی، رنگ و روغن اور ان سے متعلق سامان کی تیاری، ادویات، کپڑوں کی رنگائی اور ان میں چمک دمک لانے، ربڑ اور پلاسٹک کی مصنوعات، کاغذ کی چھپائی، کاغذ کی تیاری اور اسے آخری شکل دینے، دھاتوں کی کان کنی اور مشین سازی کی صنعتوں سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

سرطان کا سبب بننے والی غلاظتیں اور فضلات جن صنعتی ذرائع سے پیدا ہوتے ہیں انہیں چار اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

☆**پٹرولیم مصنوعات:** پٹرولیم کو صاف کرنے والے کارخانوں کے فضلوں سے، موٹر گاڑیوں کے سروس سٹیشنوں سے، پٹرولیم کی مصنوعات تیار کرنے والے کارخانوں سے، دھات سازی کے کارخانوں سے اور جہازوں سے۔

☆**کول تار کے فضلے سے:** گیس کے کارخانوں اور کوک کی بھٹیوں سے، کولتار کشید کرنے والی فیکٹری سے، تار کے کاغذ بنانے اور لکڑی کے کشید کے کارخانوں سے۔

☆**خوشبویات کے کیمیائی مرکبات** مثلاً ''بیٹا نیفتھل این'، 'بنزیڈائن' اور امینوڈائی فینائل سے اور اسی طرح نائٹروجنی اساس والے مرکبات سے جو رنگ اور روغن وغیرہ اور ربڑ بنانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ دوائیاں بنانے اور پارچہ جات رنگنے کے کارخانوں سے، پلاسٹک سازی اور دوسری صنعتوں سے۔

☆**جراثیم کش گھاس پھوس مارنے والی اور زمین کو جراثیم سے صاف کرنے والی ادویات:** ان ادویات کو تیار کرنے والے وسیع تعداد کے کارخانوں سے اور کیمیائی سامان بنانے والی صنعتوں سے۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ صنعتی شعبہ وہ واحد جگہ نہیں ہے جہاں زہریلے مرکبات ہوتے ہیں۔ آپ کسی رنگ و روغن کی دکان پر چلے جائیں یا گاڑیوں کی مرمت کے ورکشاپ میں، اشیائے صرف کے سٹور، خوراک کی دکان یا پودوں کی نرسری میں ہر جگہ یہ زہریلے مرکبات عام نظر آئیں گے۔

زہریلے کیمیائی مرکبات کا وہاں ٹھکانے لگانا تشویش ناک ہے جہاں پانی کے سرچشمے ہیں۔ پانی کی تیزابیت میں اضافے کے باعث دھاتیں پانی میں زیادہ حل ہونے لگتی ہیں۔ بعد ازاں ان مرکبات کو آبی حیات (مچھلی جھینگے، کیکڑے وغیرہ) جذب کر لیتی ہیں جسے بعد میں انسان کھاتے ہیں۔

صنعتی فضلوں اور دیگر ذرائع سے پارے اور سیسے کی آمیزش لوگوں کی صحت کے لئے ایک خطرناک مسئلہ پیدا کرتی ہے۔ پارے کا زہر کھانے کے سب سے زیادہ مشہور واقعات میں ایک میناماٹا کی بیماری کے نام سے مشہور ہے جو جاپان کے شہر میناماٹا میں پیش آیا جہاں 121 لوگ ایسی مچھلی کھانے کی وجہ سے زہر خورانی کا شکار ہوئے جو میتھائل مرکری سے آلودہ تھی۔ میتھائل مرکری، صنعتی فضلے سے بہہ نکلنے والی ایک آلودگی ہے۔ یہ ان لوگوں کے جھینگوں میں جمع ہو گئی جنہوں نے یہ زہریلی مچھلی کھائی تھی۔ اس کے باعث ان کے اعصابی نظام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

زہر خوری سے متاثرہ کئی ماؤں نے ایسے بچوں کو جنم دیا جو دماغی فالج کی قسم کی ایک بیماری میں مبتلا تھے۔ 121 لوگوں میں سے جن پر اس زہر کا اثر ہوا تھا 22 بچے تھے جو اپنی پیدائش سے پہلے متاثر ہوئے تھے۔ کیونکہ ان ماؤں نے اپنے ایام حمل میں زہر آلود مچھلی کھائی تھی۔ 26 لوگ مر گئے۔ میتھائل مرکری سے زہر خوری کا ایک واقعہ 1965ء میں جاپان کے شہر نگراٹا میں ہوا جس میں 47 افراد متاثر ہوئے اور 6 اموات ہوئیں۔

اس کے علاوہ عراق میں بھی میتھائل مرکری سے زہر خوری کا ایک واقعہ پیش آیا جس کے باعث 600 افراد کو ہسپتالوں میں داخل کیا گیا اور 500 مر گئے کیونکہ انہوں نے ایسے غلے کی روٹی کھائی تھی جس میں پارے کے ذریعے صاف کئے ہوئے بیج کی آمیزش تھی۔

سویڈن میں مچھلی میں پائے جانے والے پارے کی بلند سطح کی آلودگی کے باعث 1967ء میں تقریباً 40 جھیلوں اور دریاؤں سے تجارتی بنیادوں پر ماہی گیری کو ممنوع قرار دیا گیا اور اسی وجہ سے شمالی امریکہ میں بھی کئی جھیلوں اور دریاؤں سے مچھلی کے شکار پر پابندی ہے۔

(جنگ سنڈے میگزین 5 نومبر 2006ء)

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس 2006ء کا Update

نظارت تعلیم کے زیرانتظام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 2006ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کے مقابلہ کیلئے مورخہ 31دسمبر 2006ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق Update شائع کیا جارہا ہے۔

(1) میاں محمد صدیق بانی میٹرک انعامی سکالرشپ

امتحان میٹرک

نمبرشمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	سائنس گروپ	مدیحہ احمد بنت چوہدری داؤد احمد	991	فیڈرل
2	جنرل گروپ	تقیہ ساریہ بنت ڈاکٹر صفی اللہ	939	فیڈرل

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبرشمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	ذیشان محمود ابن محمود الرحمٰن	977	گوجرانوالہ
2	پری میڈیکل	تیمور خان ابن نصیر احمد خان	961	فیصل آباد
3	جنرل گروپ	نائیلہ مبشر بنت مبشر احمد	979	ملتان

(2) صادقہ فضل سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبرشمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	وردہ عزیز بنت عزیز احمد	961	فیصل آباد
2	پری انجینئرنگ	علی عمیر ابن چوہدری ظہیر احمد	946	لاہور بورڈ
3	پری میڈیکل	محمد رحمٰن ابن بشارت احمد خان مرحوم	957	فیصل آباد
4	پری میڈیکل	ثمینہ افضل بنت محمد افضل	952	فیصل آباد
5	جنرل گروپ	سہیل احمد ابن فیاض طاہر	929	فیصل آباد

(3) خورشید عطاء سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبرشمار	گروپ	نام طالب علم رطالبہ	حاصل کردہ نمبر	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	اعجاز صادق ابن یوسف صادق	928	لاہور
2	پری میڈیکل	عزہ انیس منصوری بنت انیس احمد منصوری	950	لاہور
3	جنرل گروپ	طاہر محمود ابن چوہدری فضل احمد	914	فیصل آباد
4	جنرل گروپ	آمنہ طاہر بنت طاہر احمد	902	فیصل آباد

(ناظر تعلیم)

نکاح

مکرم فلاح الدین صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود علی صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ 15دسمبر 2006ء کو دارالذکر لاہور میں مبلغ 4لاکھ روپے حق مہر پر مکرم ملک شمیم احمد صاحب پسر مکرم ملک منیر احمد صاحب وڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کیا۔ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ کی کزن اور مکرم حافظ عبدالکریم صاحب خوشابی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

مکرم لقمان احمد کشور صاحب مربی سلسلہ دفتر وکالت تعلیم ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ 4دسمبر 2006ء کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم عمران احمد صاحب ومکرمہ حافظہ رفیعہ عمران صاحبہ کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ بابرکت تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام ھبۃ الحنان عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولودہ کی درازی عمر اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 22 جنوری 2007ء

12-30 am لقاء مع العرب
1-30am ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
1-05 am گلشن وقف نو
2-00 am دورہ حضور انور
2-55 am علمی خطابات
5-05 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-10 am عربی سیکھئے
6-30 am لقاء مع العرب
7-30 am خطبہ جمعہ
8-35 am سوال وجواب
9-25 am علمی خطابات
10-30 am سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
11-00 am تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-15 pm گلشن وقف نو
1-15 pm فرنچ پروگرام
1-50 pm خطبہ جمعہ
2-55 pm انڈونیشین سروس
4-00 pm سائن آف لیٹرڈیز
5-15 pm تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-25 pm بنگالی سروس
7-40 pm خطبہ جمعہ
8-45 pm سائن آف لیٹرڈیز
9-45 pm طب وصحت
10-25 pm فرنچ پروگرام
11-30 pm عربی سروس

ابن انشاء

ابن انشاء کا شمار اردو کے ان مایہ ناز قلمکاروں میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے نظم ونثر دونوں میدانوں میں اپنے فن کے جھنڈے گاڑے۔ ایک جانب وہ اردو کے ایک بہت اچھے شاعر تھے دوسری جانب وہ مزاح نگاری میں بھی اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اور کالم نگاری اور سفرنامہ نگاری میں ایک نئے اسلوب کے بانی تھے۔

ابن انشاء کا اصل نام شیر محمد خان تھا، وہ 1927ء میں موضع تھلہ ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے۔ جامعہ پنجاب سے بی اے اور جامعہ کراچی سے اردو میں ایم اے کیا۔

انہوں نے 1960ء میں روزنامہ امروز کراچی میں درویش دمشقی کے نام سے کالم لکھنا شروع کیا۔ 1965ء میں روزنامہ انجام کراچی اور 1966ء میں روزنامہ جنگ سے وابستگی اختیار کی جوان کی وفات تک جاری رہی۔ وہ ایک طویل عرصہ تک نیشنل بک کونسل کے ڈائریکٹر رہے۔ زندگی کے آخری ایام میں حکومت پاکستان نے انہیں انگلستان میں تعینات کردیا تھا تاکہ وہ اپنا علاج کرواسکیں لیکن سرطان کے بے رحم ہاتھوں نے اردو ادب کے اس مایہ ناز ادیب کو ان کے لاکھوں مداحوں سے جدا کرکے ہی دم لیا۔

ابن انشاء کا پہلا مجموعہ کلام چاند نگر تھا۔ اس کے علاوہ ان کے شعری مجموعوں میں ''اس بستی کے اک کوچے میں'' اور ''دل وحشی'' شامل ہیں۔ انہوں نے اردو ادب کو کئی خوبصورت سفرنامے بھی عطا کئے جن میں آوارہ گرد کی ڈائری، دنیا گول ہے، ابن بطوطہ کے تعاقب میں، چلتے ہو تو چین کو چلئے اور ''نگری نگری پھرا مسافر'' شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی دیگر کتابوں میں اردو کی آخری کتاب، خمار گندم اور قصہ ایک کنوارے کا قابل ذکر ہیں۔

جناب ابن انشاء کا انتقال 12 جنوری 1978ء کو لندن کے ایک ہسپتال میں ہوا اور انہیں کراچی میں دفن کیا گیا۔

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

جمہوریت پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے امریکہ مداخلت نہیں کریگا

پاکستان میں امریکی سفیر ریان سی کروکر نے کہا ہے کہ جمہوریت پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے اور امریکہ کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی امریکہ یہ بتا سکتا ہے کہ پاکستان کو کس قسم کی جمہوریت کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم صحت اور معاشی معاملات سمیت دیگر شعبوں میں امریکہ نے ہمیشہ پاکستان کی مدد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو ایس ایڈ پاکستان کے جمہوری اداروں کے اندر جدید آلات وسہولیات فراہم کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ امریکہ کا مقصد پاکستان کے ساتھ دوستی مضبوط کرنا اور پاکستان کے جمہوری اداروں کو مستحکم کرنا ہے جس کیلئے وہ اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔

اسلامی دنیا فرقہ واریت کے بحران کی طرف بڑھ رہی ہے

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ اسلامی دنیا ایک بحران کی طرف بڑھ رہی ہے ہمیں اس صورتحال کو سمجھنا ہے اور پاکستان کو مسلم امہ کو اس بحران سے نکالنے میں اہم کردار ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا ہمیں اس وقت یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ صدر نے کہا کہ اسلامی دنیا کو فرقہ واریت کے خطرے کا سامنا ہے اور اگر معاشرے میں پھوٹ ڈالنے اور منافرت پھیلانے والے عناصر پر قابو نہ پایا گیا تو مسلم امہ کو فرقہ وارانہ تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ واریت کے خطرے سے نمٹنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ منافرت فرقہ واریت اور انتہا پسندی پھیلانے والی طاقتوں کو مسترد کریں۔ اسلامی معاشرے میں ایسے عناصر کیلئے کوئی جگہ نہیں جو معاشرے میں پھوٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔

بجلی بند رہے گی

۞ جملہ صارفین چناب نگر فیڈر کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نئی تاریں لگانے کیلئے 13 اور 16 جنوری 2007ء کو صبح 9:30 بجے تا 10:30 بجے اور شام 4:30 تا 5:30 بجے بجلی معطل رہے گی۔ اس سے مندرجہ ذیل محلہ جات متاثر ہونگے۔ دارالرحمت ، دارالصدر ، دارالفتوح ، دارالفضل، باب الابواب، دارالیمن، ناصر آباد، فضل عمر ہسپتال۔

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:17
غروب آفتاب	5:26

اکسیر بدن سیرپ
فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون :047-6212434 فیکس:6213966

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 6212837 رہائش :6214321

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service
Through D.H.L Facility
احمدی احباب کے لئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل کارگو کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، UK، سوئٹزرلینڈ نہایت ہی کم ریٹ پر
Umer Ahmed. Tayyab Ahmed
For free pickup just call
042-7038097,042-5167717
Cell: 0304-4205332, 0300-4341851
214-A Ph-II Main Peco Road
Model Town Lahore
Please visit site:www.firstflightexpress.com

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان:047-6215747 فون رہائش:047-6211649

"لاعلاج" امراض کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ
047-6212694/0334-6372030

صاحب جی فیبرکس کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ:047-6214300

Seminar on Study & Work in Ireland

"A Day with Griffith College Dublin"

Mr. James Links (International Officer) from Griffith College Dublin, Ireland will deliver a lecture with presentation about the opportunities of higher education in Ireland, all the students, parents & teachers are requested to join us in this valuable event at your door step. Please bring copies of educational documents with you for admission on the spot, Entry is Free.

آئرلینڈ میں تعلیم اور کام حاصل کیجئے

آئرلینڈ میں تعلیم اور کام کے سلسلہ میں ایک سیمینار فیصل آباد اور لاہور میں منعقد ہو رہا ہے جس میں جناب جیمز لنک Mr. James Link جو کہ انٹرنیشنل آفیسر ہیں طالب علموں اور والدین سے خطاب کرینگے اور موقع پر آئرلینڈ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے داخلہ جات بھی دینگے۔ تمام طلباء اور طالبات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اسناد کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔ سیمینار میں داخلہ فری ہے۔ فیصل آباد اور لاہور کا پروگرام درج ذیل ہے۔

Program offered by the College :-

Engineering	ACCA
Graduate Business School.	Computing Science & IT.
Business & Management.	Hospitality Management.
Accountancy & Finance.	Journalism & Media.
Academic English.	Inte'l Foundation.
Design.	Law.

Venue & Dates:-

Faisalabad	Serena Hotel (Jhelum Board Room)	Sunday 14th January 2007	11:30 AM-6:00 PM
Lahore	PC Hotel (Board Room "D")	Monday 15th January 2007	11.30 AM-6:00 PM

Education Concern® (A British Council Authorized & Trained Representative)

Lahore Office
Mr. Farrukh Luqman.
829-C, Faisal Town.
Cell# 0301-44 11 770
Phone# 042-517 7124/ 5162310
Fax# 042-516 4619

Islamabad Office
Mr. Amir Mahmood
Office 7-B, Mezzanine Floor,
Adeel Plaza, Blue Area
Celll# 03215167067
Phone# 051-7138234

Hyderabad Office
Mr. Fahid Mahmood
House# 14, Street# 2
Ghuman Abad,
Cell# 0300-3014443
Phone# 022-2031919

C.P.L 29-FD